جناب مرتضیٰ صدیقی حیرت

غزل

جو دل میں داغِ عشق فروزاں نہ کر سکے
وہ آمدِ بہار کا ساماں نہ کر سکے

آفاق ہی میں جن کی نظر کھو کے رہ گئی
وہ مشکلیں حیات کی آساں نہ کر سکے

رکھیں معاف اہلِ خرد گر جنوں میں ہم
پابندیٔ رسومِ گلستاں نہ کر سکے

جن کو خبر نہ تھی کہ ادب کا ہے کیا مقام
وہ احترامِ مجلسِ رنداں نہ کر سکے

جی میں یہ تھا سمیٹ لیں سب تیری رحمتیں
لیکن علاجِ تنگیٔ داماں نہ کر سکے

چاہا بہت قرار ہو اِک حال پہ مگر
حیرت علاجِ گردشِ دوراں نہ کر سکے